مسیح اکیلا شفاعت کرنے والا

علامہ گولڈسیک صاحب کی کتاب

اسلام میں مسیح سے ماخوذ

ہم دیکھ چکے ہیں کہ مسیح کے حق میں اسلام کیسی بڑی شہادت دیتا ہے۔ لیکن انجیل شریف کی پوری تعلیم کے بغیر ہم اس کو ٹھیک طور سے سمجھ نہیں سکتے کیونکہ انجیل ہی میں خدا کے ازلی بیٹے کا جلال کامل طور سے ظاہر کیا گیا ہے۔ قرآن سیدنا عیسیٰ کو ایک اور بڑے لقب سے ملقب کرتا ہے یعنی "ہر دوجہاں میں معزز" کہتا ہے۔ چنانچہ سورہ عمران کی ۴۶ ویں آیت میں مرقوم ہے "يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ یعنی اے مریم یقیناً خدا تجھے خوشخبری دیتا ہے کلمہ کی جو اس سے ہے اور جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے وہ دنیا و آخرت میں وجیہہ ہے) ایسے بڑے بڑے القاب قرآن میں کسی اور نبی کو نہیں دیئے گئے۔ ان سے ایک ایسی خاص نسبت اور تعلق ظاہر ہوتا ہے جو خدا کو کسی دوسرے سے نہیں بڑے بڑے مشہور اسلامی مفسرینِ قرآن نے اس حقیقت کو پہچانا ہے وہ مذکورہ بالا آیت سے معلوم کرتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح گنہگاروں کی شفاعت کرے گا۔ چنانچہ بیضاوی اس آیت کی تفسیر میں کہتا ہے الوجاھتہ فی الدنیا النبوتہ وفی الاخرتہ الشفاعتہ (دنیا میں نبوت اور آخرت میں شفاعت وجاہت ہے) ایک اور مفسر زمحشری الکشاف میں لکھتا ہے "اس دنیا میں نبوت اور تمام لوگوں پر تقدم اور آخرت میں شفاعت وبہشت میں اعلیٰ درجہ حاصل کرنے کا نام" وجاہت " ہے دیگر انبیاء پر مسیح کی فضیلت کی تعلیم بھی بائبل شریف میں دی گئی ہے چنانچہ عبرانیوں کے تیسرے باب کی تیسری آیت میں مرقوم ہے بلکہ وہ (مسیح) موسیٰ سے اس قدر زیادہ عزت کے لائق سمجھا گیا جس قدر گھر کا بنانے والا گھر سے زیادہ عزت دار ہوتا ہے۔۔۔۔ اور موسیٰ تو اس کے سارے گھر میں خادم کی طرح دیانتدار رہا تاکہ آئندہ بیان ہونے والی باتوں کی گواہی دے لیکن مسیح بیٹے کی طرح اس کے گھر کا مختار ہے" بیضاوی اور زمحشری لکھتے ہیں کہ قرآن یہ تعلیم دیتا ہے کہ آخرت میں مسیح گنہگاروں کا شفیع ہوگا۔ کیا کوئی مسمان تمام قرآن میں ایک آیت بھی بتا سکتا ہے کہ جس میں یہ صاف بات مرقوم ہو کہ قیامت کے روز حضرت محمد یا کوئی اور نبی شفاعت کرینگے اور سورہ بنی اسرائیل کی ۸۰ ویں آیت کو اس کی دلیل پیش کرتے ہیں اس میں مرقوم ہے "شائد تیرا خدا تجھے ایک اعلیٰ رتبہ پر سرفراز کرئے گا" اس آیت کی عبارت ایسی ہے کہ کچھ صاف مطلب نہیں نکل سکتا اور بہت سے معتبر مسلمان لکھتے ہیں کہ اس میں شفاعت کی طرف کچھ بھی اشارہ نہیں ہے۔ حنبلی اس آیت کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد کو تختِ الٰہی سے قریب مقام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ لیکن قرآن خود تمام شکوک کو رفع کرتا ہے کیونکہ قرآن میں صاف لکھا ہے کہ حضرت محمد گنہگاروں کی شفاعت نہیں کرسکتے۔ سورہ توبہ کی ۸۱ ویں آیت میں مرقوم ہے اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ

مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ) تواُن کیلئے مغفرت مانگ یا نہ مانگ اگر تو (اے محمدؐ) اُن کیلئے ستر بار مغفرت مانگے تو بھی اللہ اُن کو ہر گز معاف نہیں کرے گا)۔ پھر قرآن میں یہ بھی لکھا ہے کہ جب عربوں نے لڑائی کے لئے حضرت محمد کے ساتھ جانے سے انکار کیا اور بعد اس کے پاس آکر کہا کہ ہمارے لئے "مغفرت مانگ" تو اس نے قرآن کے موافق یوں جواب دیا کہ "فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا) یعنی کون تمہارے لئے خدا سے کچھ حاصل کر سکتا ہے؟ خواہ وہ تم کو دکھ میں ڈالے یا نفع پہنچانے پر رضامند ہو (سورہ فتح آیت ۱۱)۔ مندرجہ بالا آیتوں میں سے پہلی میں ریاکاروں کا ذکر ہے اور دوسری میں مسلمان مخاطب ہیں۔ لہذا صاف ظاہر ہے کہ حضرت محمد نہ مومنوں کے شفیع ہو سکتے ہیں نہ کافروں کے بہت سے مسلمان اس بات کو مانتے ہیں کہ مثلاً فرقہ خارجیہ کے مسلمان حضرت محمد کی شفاعت سے صاف انکاری ہیں۔ معتزلہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد بڑے بڑے گناہوں والوں کی شفاعت نہیں کر سکیں گے (دیکھو ہدایت المسلمین ۲۰۹ وغیرہ) پس یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مسلمان حضرت محمد سے ہر گز شفاعت کی امید نہیں رکھ سکتے۔ بخلاف اس کے قرآن یہ تعلیم دیتا ہے کہ سیدنا عیسیٰ شفات کرے گا اور یہ تعلیم انجیل شریف میں تشریحاً مندرج ہے اور صاف لکھا ہے کہ سیدنا عیسیٰ گنہگاروں کا بڑا شفاعت کنندہ ہے۔

پھر قرآن سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ شفاعت کی ضرورت اب ہے قیامت کے روز تو "گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں" کی سی مثال ہو گی چنانچہ سورہ مریم کی ۹۰ ویں آیت میں مرقوم ہے لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا یعنی اگر کوئی شفاعت نہیں کر سکے گا سوائے اس کے جس نے خدا سے عہد لیا ہے)۔

علاوہ بریں سورہ نساء کی ۱۷ ویں آیت میں مرقوم ہے کہ "ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو بُرے کام کرتے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب کسی ایسے کی موت آجاتی ہے تو کہتا ہے اب میں نے توبہ کی اور نہ ان کی جو کفر میں مرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔

سورہ زمر میں لکھا ہے جس پر عذاب کا فتویٰ لگ چکا اور جو آگ میں پڑ گیا کیا تو (اے محمدؐ) اس کو چھڑا لیگا؟"

قرآن کی یہ تعلیم ایسی ہے کہ ہر ایک ذی فہم اور باہوش آدمی اس کو بخوبی سمجھ سکتا ہے کیونکہ یہ بالکل صاف بات ہے کہ اگر کوئی شخص مرنے تک یعنی اپنی ساری عمر گناہ ہی کرتا رہا ہے یا دوسرے الفاظ میں یوں کہیں کہ خدا سے عہد نہ کرے تو قیامت کے روز کوئی شفاعت اس کو گناہ کی واجبی سزا سے بچا نہ سکیگی۔ پس انسان اس امر کا محتاج ہے کہ اسی زندگی میں اس کا کوئی زندہ شفاعت کنندہ ہو جس کی مدد اور قدرت سے طاقت و فضل حاصل کر کے ابھی سے راستبازی اور نیکوکاری کی راہوں میں چلنے لگے پس ہم پوچھتے ہیں کہ وہ زندہ شفاعت کنندہ کون ہیں جس سے مدد پا کر ہم گناہ سے محفوظ رہیں اور خدا کی مرضی کے موافق زندگی بسر کریں؟ حضرت محمد تو اپنی قبر میں پڑے ہیں اور روزِ قیامت تک وہیں پڑے رہینگے حتیٰ کہ نرسنگا پھونکا جائے گا اور مُردے اٹھائے جائیں گے لہذا اگر مان بھی لیا جائے کہ وہ اس وقت شفاعت کر سکیں گے تو کیا حاصل کیونکہ شفاعت کا تو موقع ہی نہیں رہے گا۔ قرآن اور انجیل کی شہادت عیسیٰ کے حق میں کیسی مختلف ہے "وہ عالم آخرت میں معزز ہے" قرآن اس کے حق میں یوں کہتا ہے "بل رفعہ اللہ الیہ" (خدا نے

اُسے اپنے پاس اوپر اٹھالیا) تمام مسلمان یہ مانتے ہیں کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے اس آیت سے یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ سیدنا مسیح حضرت محمد سے بہت ہی بڑھ کر اور بزرگ و برتر ہے کیونکہ آسمان پر زندہ ہے۔

بڑے بڑے مفسرین قرآن نے اس حقیقت پر شہادت دی کہ سیدنا مسیح آسمان پر زندہ اور اپنے لوگوں کے لئے شفاعت کرتا ہے۔ چنانچہ سورہ یسین میں حبیب نجار کی حکایت پائی جاتی ہے۔ بیضاوی اس کے بارہ میں لکھتا ہے کہ "پطرس نے ایک سات دن کے مردہ لڑکے کو زندہ کیا جب اس سے پوچھا گیا کہ تو نے آسمان پر کیا دیکھا تو لڑے نے جواب دیا کہ میں نے عیسیٰ مسیح کو آسمان پر اپنے تین شاگردوں کے لئے (یعنی پطرس اور اس ساتھی جو قید میں تھے) سفارش کرتے دیکھا ہے"۔

اس اہم مضمون پر انجیل شریف کی تعلیم بہت ہی صاف ہے اور اس امر میں ذرا بھی شک نہیں چھوڑتی کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے اور ان سب کی جو اس پر بھروسہ رکھتے ہیں سفارش کرتا ہے چنانچہ لکھا ہے عیسیٰ جو خدا کی دہنی طرف ہے اور ہماری شفاعت بھی کرتا ہے "(رومیوں ۸: ۳۴) اور کہ وہ (عیسیٰ) ان کی شفاعت کے لئے ہمیشہ جیتا رہیگا" (عبرانیوں (۷: ۲۴)۔ پس اس سے ہم بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ گنہگاروں کی امید کا لنگر صرف مسیح ہی ہے یعنی وہی زندہ شفاعت کنندہ ہے جو ہم کو ہماری اس بیکسی اور لاچاری کی حالت میں مدد دے سکتا ہے۔ اے عزیز برادران اہل اسلام آپ کیوں ایک مردہ شخص پر بھروسہ کئے بیٹھے ہیں اور کیوں بے فائدہ یہ خیال کرتے ہیں کہ قیامت کے دن وہ شفاعت کرے گا؟ اس سے پیشتر آپ کا انجام مقرر ہو چکیگا اور اس وقت کوئی شفاعت کچھ کام نہ آئے گی ہمیں تو شفاعت کی اب ضرورت ہے۔ اور جب بائبل وقرآن دونوں سے صرف سیدنا عیسیٰ مسیح ہی شفاعت کرنے والا ثابت ہوتا ہے تو کیا یہ دانائی کی بات نہیں ہوگی کہ ہم بھی اسی پر بھروسہ کریں؟

شفاعت کے متعلق ایک اور قابل ذکر بات یہ باقی ہے کہ شفاعت کنندہ بے گناہ ہونا چاہیے کیونکہ کوئی گنہگار کسی دوسرے گنہگار کی شفاعت نہیں کر سکتا ہم یہ ثابت کرینگے کہ ازروئے بائبل وقرآن سیدنا عیسیٰ مسیح کامل طور سے بے گناہ تھا لہذا وہ شفاعت کر سکتا ہے۔ چنانچہ انجیل شریف میں مرقوم ہے " اگر کوئی گناہ کرے تو باپ کے پاس ہمارا وکیل موجود ہے "یعنی عیسیٰ مسیح راستباز (۱۔ یوحنا ۲: ۱)۔ اس آیت میں وہ دو بڑی باتیں جن پر سچی شفاعت کا دارومدار ہونا چاہیے نہایت صاف طور سے دکھائی گئی ہیں یعنی (۱۔) مسیح ہمارا زندہ وکیل ہے اور (۲۔) وہ بالکل بے گناہ ہے بخلاف اس کے ازروئے قرآن واحادیث حضرت محمد اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اب ہم صاف دیکھتے ہیں کہ عیسیٰ کا" دنیاء آخرت میں صاحبِ عزت ہونا کیسا اظہر من الشمس ہے کیا یہ بات بالکل صاف نہیں کہ عیسیٰ اس لحاظ سے بھی تمام دیگر انبیاء سے بزرگ و برتر نظر آتا ہے؟ کیونکہ وہ زندہ اور بے گناہ شفاعت کنندہ ہے اور جو اس پر بھروسہ کرتے ہیں اب ان کیلئے آسمان پر بیٹھا شفاعت کرتا ہے۔